Advertisement at Urdu Palace

Are you looking for an affordable website to advertise your business?
Urdu Palace offers lowest rates for all advertisers.
For Advertisement of your brand or business on our website call us or contact through

Whatsapp on following numbers:+92-348-8709449,+92-303-5110135

www.urdupalace.com

معصوم لڑکی

سیریناراض

لگن ہو تو صحرا میں بھی پھول کھلائے جا سکتے ہیں... اور جب جان پر بنی ہو تو بڑے سے بڑے پربت کی چوٹی عبور ہو جاتی ہے... اسے بھی زندگی کی مشکلات نے جینا سکھا دیا تھا... مگر سمندر کا ماہر تیراک بننے کے لیے اَن تھک جدوجہد درکار ہوتی ہے... حالات و تجربات نے بالآخر اسے مول تول کے گر سکھا ہی دیے... اور اس کی خوابیدہ صلاحیتوں کو بیدار کر دیا...

مغرب سے موصول شدہ ایک تیز رفتار کہانی کی جرم سازیاں......

کیریبین کی ٹھنڈی ہوا سے لطف اندوز ہوتی ہوئی جینا ساحل پر کھڑی رالف اور جارج کی جانب متوجہ تھی۔ رالف نے سفید قمیص پہن رکھی تھی اور آنکھوں پر قیمتی دھوپ کا چشمہ تھا جبکہ جارج نے معمولی لباس زیب تن کیا ہوا تھا۔ وہ دونوں کشتی کے بارے میں راز و نیاز کر رہے تھے اور انہوں نے وقتی طور پر جینا کو مکمل فراموش کر دیا تھا۔ وہ ان باتوں کی عادی تھی۔ ہمیشہ اس کے ساتھ یہی ہوتا تھا۔ صرف جگہ بدل جاتی تھی۔

www.urdupalace.com

اس سے پہلے ہوٹل کے کمرے میں بھی اس کے ساتھ یہی ہوا تھا۔ رالف نے اس کا ہاتھ پکڑا اور غیر مہذب طریقے سے اس سے اظہارِ محبت کرنے لگا۔ اس کی آہ وزاری بھی رالف کو جارحیت سے باز نہ رکھ سکی۔ اس نے جینا کو بستر پر دھکیلا اور اپنے حیوانی جذبے کی تسکین کرنے لگا۔ جینا مزاحمت نہ کرسکی کیونکہ وہ پہلے ہی اس کی قیمت وصول کرچکی تھی۔ تھوڑی دیر بعد ہی وہ مطمئن اور پُرسکون نظر آنے لگا۔ جینا بستر کے دوسری طرف لیٹی اس کے سونے کا انتظار کررہی تھی تاکہ وہ بھی تھوڑی سی نیند لے سکے پھر رالف نے بھونڈے پن سے اسے جگا دیا۔ وہ اس کا کندھا ہلاتے ہوئے کہہ رہا تھا۔ ''اپنا سامان باندھ لو، صرف ضروری چیزیں لینا، ہم ابھی یہ جگہ چھوڑ رہے ہیں۔''

''اتنا اچانک......'' وہ حیران ہوتے ہوئے بولی۔

''میں نے کہا ہے ابھی۔'' وہ ترش لہجے میں بولا۔ ''اپنا پاسپورٹ لینا مت بھولنا۔ اب چلو۔''

اس طرح وہ اپنے مختصر ساز وسامان کے ساتھ ہوٹل سے روانہ ہوگئے۔ رالف کے پاس ایک چھوٹا سا سوٹ کیس اور کپڑے رکھنے کے لیے سیاہ چرمی تھیلا تھا جبکہ جینا کے پاس تن کے کپڑوں اور پرس میں رکھی ذاتی اشیا کے سوا کچھ نہ تھا۔

گودی پر ان کی ملاقات جارج سے ہوئی۔ اس کے پاس ایک تیس فٹ لمبی کشتی تھی۔ شام ہوچکی تھی اور افق کے پار سورج نیچے جاتا ہوا دکھائی دے رہا تھا لیکن ان کی باتیں ختم ہونے کا نام نہیں لے رہی تھیں۔

بالآخر رالف پلٹا اور اس نے جینا کو ہاتھ سے اشارہ کیا تو وہ اس کے ساتھ کشتی پر چلی گئی۔ جارج نے رالف کی مدد سے کشتی کو سمندر میں اتارا جبکہ وہ ان سے کچھ فاصلے پر حیران و ششدر کھڑی تھی۔ اسے سمندر سے خوف آتا تھا اور وہ سی سک ہونے سے ڈر رہی تھی۔ وہ گھبرا کر پیچھے ہٹ گئی کیونکہ رالف پر اپنی کیفیت ظاہر کرنا نہیں چاہتی تھی۔ شروع میں وہ رالف کی اسی طرح گرویدہ ہوگئی تھی جیسے ماضی میں اپنی زندگی میں آنے والے مردوں سے ہوتی تھی۔ وہ دیکھنے میں برا نہیں لگتا تھا اور نہ ہی اس کے پاس پیسے کی کوئی کمی تھی۔ وہ ان مردوں میں سے تھا جنہیں حکم چلانے اور عورتوں کو زیر کرنے میں خوشی محسوس ہوتی تھی۔ اسے قابو کرنا بہت مشکل تھا لیکن وہ اب تک جتنے مردوں سے ملی تھی، ان کے مقابلے میں کہیں زیادہ دولت مند اور فیاض تھا۔

اس نے ...... منہ دھویا اور اپنی پسندیدہ سی ڈی سننے بیٹھ گئی جس میں اس کی پسندیدہ گلوکارہ ایلا فٹز جیرالڈ کے مختلف گانے موجود تھے۔ وہ کیبن کی دیوار کے ساتھ لگے ہوئے تختے پر بیٹھ گئی اور خود بھی گانوں کے بول گنگنانے لگی۔ کچھ دیر بعد اس نے کیبن میں گھٹن محسوس کی تو میوزک بند کر کے گہری سانس لی اور کیبن سے باہر آگئی۔ رالف نے اس کی غیر حاضری پر کوئی توجہ نہیں دی۔

ایک محفوظ ساحل کے ساتھ ساتھ سفر کرتے ہوئے رالف نے اچانک ہی اعلان کردیا کہ وہ کچھ دیر سونا چاہتا ہے۔ اس نے جینا سے کہا کہ وہ اسٹیئرنگ سنبھال لے۔

''میں......!'' اس نے حدِ نگاہ تک پھیلے ہوئے سمندر کو دیکھتے ہوئے کہا جس کے نیلے پانی پر سورج کی شعاعوں کا سنہری عکس پڑ رہا تھا۔ ''کیا مجھے راستے میں آنے والی چٹانوں اور جھاڑیوں کا بھی خیال رکھنا ہوگا؟''

''نہیں، یہ راستہ بالکل صاف ہے بس تم ناک کی سیدھ میں چلتی رہو۔''

یہ کہہ کر وہ غائب ہوگیا۔ جینا نے کوشش کی کہ وہ اسٹیئرنگ کو زیادہ مضبوطی سے نہ پکڑے۔ کہیں اس کے جوڑ نہ دکھنے لگیں۔ وہ کسی حد تک پُرسکون تھی اور سمندر کی لہروں کے ساتھ چلنے میں اسے مزہ آرہا تھا۔ اس نے ایک دفعہ بحیرۂ روم میں ایک فرانسیسی سرمایہ دار کے بیٹے کے ساتھ سفر کیا تھا جو دوسری بندرگاہ پر ہی ایک نوجوان لڑکی کی خاطر اسے چھوڑ کر چلا گیا تھا۔ یہ بھی غنیمت ہوا کہ اس نے نیو اورلینز کے مشہور گلوکار کی طرح اس کے چہرے پر زخم نہیں لگائے ورنہ اس حالت میں دوسرے شہر تک سفر کرنا مشکل ہوجاتا۔

اس کا اعتماد بحال ہونا شروع ہوا تھا کہ جارج اچانک اس کے برابر میں آکر بیٹھ گیا اور اسٹیئرنگ پکڑتے ہوئے بولا۔ ''یہ تم کیا کررہی ہو؟''

''رالف نے کہا تھا۔'' وہ منمنائی۔

''کیا تم نے کشتی کا ایک طرف جھکاؤ محسوس نہیں کیا۔ اگر ایک منٹ کی تاخیر ہوجاتی تو یہ کشتی الٹ سکتی تھی۔''

''مجھے افسوس ہے۔''

''ٹھیک ہے۔ تمہاری معذرت ہی کافی ہے۔''

جینا نے گہری سانس لی اور چہرے پر دلآویز مسکراہٹ بکھیرتے ہوئے بولی۔ ''مسٹر جارج! مجھ سے غلطی ہوئی۔ کیوں نہ ہم نئے سرے سے آغاز کریں۔ ممکن ہے کہ اس مرتبہ بہتر کوشش کرسکوں۔''

''میں کیوں یہ پریشانی مول لوں؟'' جارج نے بیزاری سے کہا۔

جینا نے زوردار قہقہہ لگایا اور اپنا ہاتھ لہراتے ہوئے

www.urdupalace.com

بولی۔ ''ہم یہاں ایک ہی کشتی کے سوار ہیں۔''

جارج کی تیوری پر بل پڑ گئے۔ اس نے ناراضی سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔ ''میرے اور رالف کے درمیان ہمیشہ سے ایک مفاہمت رہی ہے۔ میں اس کے لیے کشتی کا بندوبست کرتا ہوں لیکن اس کی داشاؤں سے دوستانہ روابط قائم کرنا میرے کام کا حصہ نہیں۔ تم تو کسی دوسرے کے بازوؤں کا سہارا لے کر کہیں چلی جاؤ گی لیکن مجھے یہیں رہنا ہے۔''

جینا اپنے غصے پر قابو پاتے ہوئے بولی۔ ''داشتہ بہت سخت لفظ ہے۔ میں گزر اوقات کے لیے اپنا جسم استعمال کرتی ہوں۔''

''تمہارے جیسی لڑکیاں اسی طرح کی باتیں کرتی ہیں۔''

''میں داشتہ نہیں بلکہ مہم جو ہوں۔''

اس نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔ ''تم جیسی لڑکی دنیا کو اپنے پیچھے دیکھتی ہے اور رالف بھی یہی سمجھتا ہے کہ تم بہت اسمارٹ ہو۔''

وہ مسکراتے ہوئے بولی۔ ''ہاں، میں اسمارٹ ہوں۔ تم نے غور کیا ہو گا کہ میں ان عورتوں میں سے نہیں ہوں جو بے وقوفوں کی طرح جدوجہد کرتی ہیں اور زندہ رہنے کے لیے سخت محنت کرتی ہیں۔''

جارج نتھنے پھلاتے ہوئے بولا۔ ''میں نے کسی داشتہ سے اس کی سستی کا اعتراف نہیں سنا۔ تم بہت ٹھنڈے مزاج کی ہو لیکن تمہارا انجام بھی دوسروں سے مختلف نہیں ہوگا۔ کسی بار میں تنہا بے یارومددگار پڑی ہو گی یا تمہاری لاش کسی گڑھے سے ملے گی۔''

''واہ، کیا خوب صورت تصورات ہیں تمہارے۔'' وہ طنزیہ انداز میں بولی۔

''یا پھر فحش فلموں میں کام کرنے پر مجبور ہو جاؤ گی۔''

''اوہ، میں شرط لگا سکتی ہوں مسٹر جارج......''

اسی وقت رالف وہاں آ گیا۔ اس نے ہاتھ میں بیئر کی بوتل پکڑی ہوئی تھی۔ اس نے باری باری جارج اور جینا کو دیکھا اور بولا۔ ''میں کچھ بھول گیا تھا۔''

جینا نے اپنے بالوں کو پیچھے کیا اور افق کی جانب دیکھتے ہوئے بولی۔ ''مسٹر جارج مجھے اپنی ایک کہانی سنا رہے تھے جس میں گدھے کا ذکر بھی تھا۔''

جارج کا چہرہ سرخ ہو گیا اور اس نے اپنی توجہ اسٹیئرنگ پر مرکوز کر لی۔ رالف نے جینا کا بازو پکڑا اور اسے گھسیٹتا ہوا قریبی کرسی تک لے گیا۔ اس نے بیئر کی بوتل کھولی اور اس پر جھکتے ہوئے بڑبڑایا۔

''اس سے بے تکلف ہونے کی ضرورت نہیں۔''

''جانتی ہوں۔ وہ میرے جانے کے بعد بھی یہاں رہ کر اپنی کشتی کو چمکاتا رہے گا۔ میں تو صرف اس سے دوستی کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔''

''اگر تم سمجھتی ہو کہ اسے لبھا سکو گی تو تم اپنا وقت ضائع کر رہی ہو۔ اسے صرف کشتیاں اچھی لگتی ہیں اور وہ اس کشتی سے بھی بہت محبت کرتا ہے۔''

جینا نے جارج کی طرف دیکھا جو کسی محبوب کی طرح کشتی کا اسٹیئرنگ پکڑے ہوئے تھا اور اچانک ہی وہ اسے بہت سخت جان لگنے لگا لیکن وہ اس کی پہنچ سے دور نہیں تھا۔ سمندر میں گزارے ہوئے دن اسے بہت جلد بے کیف اور ایک جیسے لگنے لگے گو کہ راتیں بھی ویسی ہی تھیں لیکن رالف کی قربت اسے یکسانیت سے نجات دلا دیتی تھی گو کہ اس کے انداز سے اسے کراہیت محسوس ہوتی تھی لیکن وہ اس کا اظہار نہیں کر سکتی تھی۔ لگتا تھا کہ وہ اس کشتی میں قید ہو کر رہ گئی ہے۔ جب اس نے رالف سے کہا کہ وہ کسی بندرگاہ پر چلے جہاں سے وہ اپنے لیے چند رسالے اور نیا لباس یا کم از کم نئی بکنی خرید سکے تو اس کا چہرہ سیاہ ہو گیا اور لہجے میں شدت آ گئی جس سے اس کی ناراضی کا اظہار ہوتا تھا۔

''میں تمہیں پہلے ہی خاموش رہنے کے لیے کہہ چکا ہوں۔'' اس نے ایک اور قیمتی بیئر کی بوتل کھولتے ہوئے کہا۔ ''جب میں کہوں گا تو ہم ساحل پر چلے جائیں گے۔ تمہیں جس چیز کی ضرورت ہو، مجھے بتا دینا۔ میں لا دوں گا۔''

وہ خاموشی سے بیئر پیتا رہا اور جینا نے دوبارہ اپنی آنکھوں پر دھوپ کا چشمہ چڑھا لیا اور وہ دونوں پوری دوپہر کوئی بات کیے بغیر سمندر کو دیکھتے رہے۔ جارج بالکل الگ تھلگ ہو گیا تھا لیکن اس کشتی پر کوئی پرائیویسی نہیں تھی۔ اس لیے یہ ممکن نہیں تھا کہ وہ ایک دوسرے کو زیادہ دیر تک نظر انداز کر سکتے۔ کبھی کبھی جینا کو اس کی نگاہیں اپنے جسم میں پیوست ہوتی محسوس ہوتیں جب وہ عرشے پر چت لیٹی سن باتھ لے رہی ہوتی اور جب وہ اس سے نظریں ملانے کے لیے اپنا سر موڑتی تو وہ جلدی سے دوسری جانب دیکھنے لگتا۔ اس کا خیال تھا کہ وہ اس کی اور رالف کی کیبن میں ہونے والی گفتگو سنتا ہے۔

اس روز وہ بہت حیران ہوئی جب جارج نے اسے تنہا پا کر گیلری میں پکڑ لیا۔ اس نے جینا کی کلائی پر اتنی مضبوط گرفت کی کہ اس کی ہڈیاں چٹخنے لگیں۔ وہ درد کی شدت سے کراہتے ہوئے بولی۔ ''مجھے تکلیف ہو رہی ہے مسٹر جارج۔''

www.urdupalace.com

اس نے اپنی گرفت ڈھیلی کر دی اور سرگوشی کے انداز میں بولا۔ ”سنولڑکی! گوکہ ان چند ہفتوں میں میری تم سے اتنی زیادہ بے تکلفی نہیں ہوئی لیکن کچھ ایسی باتیں ہیں جو میں تمہاری بھلائی کے لیے بتانا چاہتا ہوں۔“

اس کی آواز میں لرزش نمایاں تھی۔ جینا نے قریب ہو کر اس کے چہرے کو غور سے دیکھا۔ اسے وہاں خوف کی پرچھائیاں نظر آئیں۔ وہ اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے بولا۔ ”رالف نے کچھ بدمعاشوں سے ایک بڑی رقم لی تھی۔ جس میں سے کچھ اس نے نقدی کی صورت میں اپنے پاس رکھی ہوئی ہے اور اب وہ بھاگتا پھر رہا ہے۔ وہ فلائنگ ڈچ مین بن کر رہ گیا ہے۔ تم جانتی ہو وہ کون تھا۔ ایک جہاز کا کپتان جسے بددعا تھی کہ وہ کبھی خشکی پر قدم نہ رکھ سکے۔ وہ کسی بھوت کی طرح ہمیشہ ایک بندرگاہ سے دوسری بندرگاہ پر جاتا رہے۔ یہی حال رالف کا ہے۔ وہ ایک جزیرے سے دوسرے جزیرے کی جانب بھاگ رہا ہے اور صرف ضروری سامان لینے کے لیے تھوڑی دیر رکتا ہے، ہم بھی اس کے ساتھ دوڑ رہے ہیں۔ ہم ان جزیروں کے درمیان سفر کر سکتے ہیں لیکن کسی ایک جگہ زیادہ دیر قیام نہیں کر سکتے کیونکہ وہ بدمعاش رالف کو تلاش کر رہے ہیں۔ یقین جانو، وہ بہت ہی خطرناک لوگ ہیں۔ اگر رالف ان کے ہاتھ آگیا تو وہ اس کے ٹکڑے کر کے سمندر میں پھینک دیں گے تاکہ وہ مچھلیوں کی خوراک بن جائے۔ یہی سلوک وہ اس کے ساتھیوں کے ساتھ بھی کریں گے۔“

جینا اپنی کلائی مسلتے ہوئے بولی۔ ”اس معاملے سے میرا کوئی تعلق نہیں۔ میرے پاس کسی کا کوئی پیسا نہیں اور نہ ہی ان بُرے لوگوں کے بارے میں کچھ جانتی ہوں۔“

”اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ وہ اپنے طور پر فرض کر لیتے ہیں اور اس کے مطابق کارروائی کرتے ہیں۔“

”پھر مجھے کیا کرنا چاہیے؟“ وہ اس کے کندھوں کے عقب میں دیکھتے ہوئے بولی۔ گوکہ وہ جگہ بہت چھوٹی تھی لیکن اگر رالف نیچے آجاتا تو وہ فوراً ہی دیکھ لیے جاتے۔

”ہمارے پاس سامان ختم ہو رہا ہے۔ آج رات کسی پورٹ پر لنگرانداز ہونے کا پروگرام ہے۔ کل صبح سورج نکلتے ہی دوبارہ سفر شروع کر دیں گے۔ اس وقت تک میں یہاں نہیں ہوں گا۔ اگر تم تھوڑی سی ہوشیاری دکھاؤ تو ساحل پر پہنچ کر کوئی ٹیکسی پکڑ سکتی ہو جو تمہیں جزیرے کے دوسرے سرے پر واقع ہوائی جہازوں کے اڈے تک پہنچا دے گی۔ وہاں سے ہر روز صبح کے وقت اور دوپہر سے پہلے ایک چھوٹا جہاز پرواز کرتا ہے۔ تم پائلٹ کو وہ قیمت دے سکتی ہو جو تم جیسی لڑکی اس جیسے مرد کو دے سکتی ہے اور تم کل اس وقت یہاں سے سیکڑوں میل دور جا سکو گی۔“

”تم مجھے وارننگ کیوں دے رہے ہو، مسٹر جارج؟“

”جیسا کہ تم نے کہا کہ ہم سب ایک ہی کشتی کے سوار ہیں۔ اس کے باوجود تم اس سلوک کی مستحق نہیں جو وہ تمہارے ساتھ کریں گے اگر انہوں نے تمہیں رالف کے ساتھ پکڑ لیا۔ اسے تم میرے ضمیر کی آواز کہہ سکتی ہو۔“

میرا خیال ہے کہ تم نے اپنا فرض پورا کر دیا مسٹر جارج۔ اس نے کہنا چاہا لیکن وہ پہلے ہی وہاں سے جا چکا تھا۔ وہ بھی اپنے کیبن میں چلی آئی اور تنہائی میں اس نے اپنی گزشتہ زندگی کے بارے میں سوچنا شروع کر دیا۔ اس کی ماں زندہ تھی جسے اس نے کئی برسوں سے نہیں دیکھا اور نہ ہی اس کے بارے میں کچھ سنا تھا۔ وہ چودہ سال کی تھی جب اس کا باپ مر گیا۔ اس وقت ان کے پاس بمشکل ایک ہزار ڈالر اور کچھ زیورات تھے۔ اس کی ماں مانگ تانگ کر گزارہ کرنے لگی۔ لیکن زندگی روز بروز مشکل ہوتی جا رہی تھی۔ سولہ سال کی عمر میں وہ گھر سے نکل کھڑی ہوئی اور اس نے ایک بینڈ کے ساتھ رہنا شروع کر دیا۔ وہ ایک شہر سے دوسرے شہر سفر کرتے پھر اس کی ملاقات نیواورلینز کے گلوکار سے ہوئی جو اسے بیماری کا تحفہ دے کر غائب ہو گیا۔ اسپتال سے فارغ ہونے کے بعد اس نے ساحلی علاقوں کا رخ کیا اور کاروباری لوگوں سے راہ و رسم بڑھانے لگی۔

اب وہ یہ زندگی ترک کرنے اور کسی امیر شخص سے شادی کرنے کے لیے تیار تھی تاکہ ایک ہی مرتبہ ساری آسائشیں اس کی دسترس میں آجائیں۔ رالف اسے اس مقصد کے لیے مناسب لگا۔ اس کے پاس بہت پیسا تھا اور وہ اس سے اچھا برتاؤ کرتا تھا۔ وہ اسے اچھی لگتی تھی۔ گھر چھوڑنے کے بعد اس کا جتنے مردوں سے واسطہ پڑا، انہیں جاذبِ توجہ لڑکی نہیں چاہیے تھی بلکہ ایسی لڑکی کے خواہاں تھے جو اپنی زبان بند رکھے اور جو کہا جائے اس پر عمل کرے لیکن وہ اس کے لیے تیار نہیں تھی۔ رالف اور دوسرے مرد اس کے مالک نہیں بلکہ وقتی ساتھی تھے۔

اس نے جانے کا فیصلہ تو کر لیا لیکن اس کے اعصاب پر سراسیمگی طاری تھی جبکہ اسے اپنے آپ کو پُرسکون رکھنا تھا۔ وہ ساری دوپہر اپنے آپ کو جارج کی نظروں سے دور رکھنے کی کوشش کرتی رہی اور اس نے بیشتر وقت کیبن میں ہی گزارا۔ رات ہوئی تو رالف معمول کے مطابق مے نوشی میں

www.urdupalace.com

مشغول ہوگیا۔ جینا نے اس کا ہاتھ پکڑا اور بستر پر لے آئی۔ کچھ دیر بعد ہی رالف گہری نیند سو گیا لیکن وہ جاگتی رہی۔ جارج نے کہا تھا کہ رات میں کسی وقت کشتی مناسب مقام پر لنگر انداز ہوگی۔ وہ اسی وقت کا انتظار کر رہی تھی۔ جب اسے اندازہ ہوگیا کہ کشتی ایک جگہ رک گئی ہے تو وہ بستر سے اٹھی۔ جلدی جلدی اپنی چیزیں سمیٹیں۔ جس میں اس کے کپڑے، پاسپورٹ اور تقریباً سو ڈالر شامل تھے۔ اس نے ان چیزوں کا بنڈل بنا کر ایک پلاسٹک بیگ میں رکھا۔ اس کے جسم پر صرف تیراکی کا لباس تھا۔ پھر اس کی نظر رالف کے تھیلے پر گئی جس میں سے اکثر وہ اپنے اخراجات کے لیے رقم نکالتا تھا۔ اس نے کھول کر دیکھا۔ وہ نوٹوں سے بھرا ہوا تھا اور سب بیس، پچاس اور سو ڈالر کے پیکٹ تھے۔ وہ کچھ ہچکچائی۔ احتیاط پسندی کا تقاضا تھا کہ وہ دل کے کہنے پر عمل نہ کرے۔ اگر اس کی چوری پکڑی گئی تو رالف اسے قتل کر دے گا لیکن اتنے ڈھیر سارے نوٹ دیکھ کر اس کے منہ میں پانی بھر آیا تھا۔ اس نے سوچا کہ وہ ہر مالیت کا ایک ایک بنڈل نکال لے تو رالف کو پتا بھی نہیں چلے گا۔ اس نے ہمت کر کے تین بنڈل نکالے۔ انہیں پلاسٹک بیگ میں ڈال کر اوپر سے مضبوط گرہ لگائی اور اس بیگ کو رالف کی پیٹی کی مدد سے اپنی پشت پر باندھ لیا۔

وہ عرشے پر آئی تو جارج اسے کہیں نظر نہیں آیا۔ یوں لگ رہا تھا کہ جیسے وہ پہلے ہی چھوٹی کشتی میں بیٹھ کر نکل گیا تھا۔ اس نے چوتھائی میل کے فاصلے پر ساحل کا معائنہ کیا۔ اسے بندرگاہ پر واقع شہر کی روشنیاں جگمگاتی ہوئی نظر آئیں۔ اس نے ساحل کی سمت ناک کی سیدھ میں تیر کر جانے کا فیصلہ کیا۔ اس کا خیال تھا کہ وہ جگہ شہر کی حدود سے ایک میل کے فاصلے پر ہوگی اور وہ پیدل چل کر بھی شہر میں داخل ہوسکتی ہے جہاں سے وہ ٹیکسی کے ذریعے جہازوں کے اڈے تک چلی جائے گی۔ اس طرح دوپہر سے پہلے وہ یہ شہر چھوڑ سکتی ہے۔ جب رالف بیدار ہوگا تو اس کا کچھ وقت جارج اور اسے ڈھونڈنے میں لگ جائے گا اور وہ یہی سمجھے گا کہ دونوں اکٹھے فرار ہوئے ہیں پھر وہ یہ سوچنے میں مزید وقت ضائع کرے گا کہ اب کیا کیا جائے اور جب وہ اپنا تھیلا کھول کر دیکھے گا تو پتا چلے گا کہ اس میں سے کچھ رقم غائب ہے لیکن شاید وہ اس معمولی رقم کی خاطر اس کا پیچھا نہ کرے۔ اگر وہ ساری دولت لے جاتی تو اور بات تھی۔ وہ ساحل پر زیادہ دیر رکنے کی ہمت نہیں کر سکتا جہاں ان بدمعاشوں کے ہاتھوں اس کے پکڑے جانے کا زیادہ امکان تھا۔ یہ بھی ممکن ہے کہ وہ کندھے اچکا کر اس پورے واقعے کو نظر انداز کر دے۔ لنگر اٹھائے اور خود یہ کشتی چلا کر کسی دوسرے جزیرے کی طرف روانہ ہوجائے۔ مستقبل میں وہ ان بدمعاشوں کی پہنچ سے دور ہوسکتا ہے یا پھر وہ اسے تلاش کرنے کے بعد اس کے ٹکڑے کر کے سمندر میں پھینک دیں گے۔ صورتِ حال جو بھی ہو، رالف صرف اپنے بارے میں سوچے گا۔ جیسے ہی جہاز روانہ ہوا۔ جینا کی ساری پریشانی ختم ہوجائے گی۔ وہ اپنی جان بچا کر چلی آئی تھی اور اسے کچھ منافع بھی ہوگیا تھا۔ اگر وہ رالف کے ساتھ مزید رہتی تو وہ بدمعاش اسے بھی جان سے مار دیتے۔

وہ ایک اچھی تیراک تھی لیکن اس نے کبھی رات کے وقت کھلے سمندر میں اتنا فاصلہ طے نہیں کیا تھا۔ اس نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ مارو یا مر جاؤ اور سمندر میں چھلانگ لگا دی۔ وہ آہستہ آہستہ تیر رہی تھی تاکہ اپنی طاقت مجتمع رکھ سکے۔ اس نے کوشش کی کہ رالف کے بارے میں نہ سوچے جو اس وقت کشتی پر پڑا بے سدھ سو رہا ہوگا اور نہ ہی وہ ان سمندری جانوروں کے بارے میں سوچنا چاہ رہی تھی جو اپنے بڑے بڑے دانتوں سمیت کسی بھی وقت اس پر حملہ آور ہو سکتے تھے۔ بالآخر اس کے قدموں نے ریت کو چھو لیا۔ اس نے ایک قریبی چٹان کا سہارا لیا اور اس سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئی۔ جب اس کی سانس بحال ہوئی تو وہ ساحل کی طرف چل پڑی۔ درختوں کے جھنڈ کی آڑ میں اس نے لباس تبدیل کیا اور رالف کی پیٹی کی مدد سے ریت میں ایک گڑھا کھود کر گیلا تیراکی کا لباس اس میں دبا دیا۔ اور شہر کی طرف جانے والی سڑک پر چل پڑی۔

اس سے غلطی ہوئی تھی اور وہ بندرگاہ سے شہر کے فاصلے کا صحیح تعین نہ کر سکی۔ وہ ایک میل کا فاصلہ طے کر چکی تھی لیکن شہر کے آثار نظر نہیں آ رہے تھے۔ اب ڈھلوان سطح شروع ہو چکی تھی اور اسے قدم اٹھانے میں دقت پیش آ رہی تھی۔ چوتھا میل شروع ہوا تو اسے یقین ہوگیا کہ وہ راستے سے بھٹک چکی ہے۔ اس نے جب کشتی چھوڑی تو گہری تاریکی چھائی ہوئی تھی اور آسمان پر تارے جگمگا رہے تھے۔ وہ اندازے سے تیرتی ہوئی ساحل کی طرف آئی لیکن جہاں اس کے قدم زمین کو چھوئے وہ جگہ شہر سے کافی فاصلے پر تھی۔

افق کے اس پار سورج پوری آب و تاب کے ساتھ طلوع ہو رہا تھا اور وہ سوچ رہی تھی کہ اگر بروقت جہازوں کے اڈے پر نہ پہنچی تو جہاز چلا جائے گا۔ اسی اثنا میں ایک سیاہ سیڈان اس کے قریب آ کر رکی اور اس میں بیٹھے

www.urdupalace.com

ہوئے بہت ہی ہینڈسم شخص نے اسے لفٹ دینے کی پیشکش کی۔ جینا نے چند لمحے قبل ہی فیصلہ کیا تھا کہ وہ جس راستے سے آئی ہے، اسی پر واپس چلی جائے۔ وہ ایک درخت کے سائے میں کھڑی ہوئی تھی جس کی شاخوں میں چھوٹے چھوٹے سرخ رنگ کے پھل لٹک رہے تھے۔ وہ سوچ رہی تھی کہ کیا وہ یہ پھل کھا سکتی ہے۔ ان کے کھانے سے کوئی مسئلہ تو نہیں ہوگا۔ وہ جس طرز کی زندگی گزار رہی تھی اس میں کافی عرصے سے اس نے اپنے کھانے پینے کے لیے کوئی خریداری نہیں کی تھی۔ اس کا بیشتر وقت بار اور کلب میں گزرتا تھا جہاں کوئی نہ کوئی مہربان اسے کھانے کی دعوت دے دیتا۔

وہ انہی خیالوں میں گم درخت کے نیچے کھڑی ہوئی تھی کہ سیڈان کار کی پچھلی سیٹ کا شیشہ نیچے ہوا۔ اندر بیٹھے ہینڈسم شخص نے دھوپ کے چشمے سے اس کا بغور جائزہ لیا اور بولا۔ ''تم راستہ بھول گئی ہو۔''

وہ تھوڑا سا ہچکچائی پھر بولی۔ ''میرا خیال ہے کہ ایسا ہی ہوا ہے۔ حالانکہ مجھے یقین تھا کہ یہی راستہ شہر کو جاتا ہے۔''

''سڑک تو یہی ہے لیکن تم غلط سمت میں جا رہی ہو۔'' اس شخص نے اپنے سفید دانتوں کی نمائش کرتے ہوئے کہا۔ ''مجھے خوشی ہوگی کہ اگر تمہارے کام آسکوں۔''

اس نے جس انداز میں یہ جملہ ادا کیا تھا، اسے سن کر جینا کے بدن میں سنسنی ہونے لگی اور رالف اس کے لیے ماضی کی یاد بن کر رہ گیا۔ وہ چار میل کا فاصلہ طے کرکے یہاں تک پہنچی تھی اور واپس جانے کے تصور سے ہی اس کے گھٹنوں میں درد ہونے لگا اور ویسے بھی اس کے لیے یہ پہلا موقع نہیں تھا کہ وہ کسی اجنبی شخص کی پیشکش قبول کر رہی تھی۔

''ہاں۔'' اس نے چہرے پر قاتلانہ مسکراہٹ لاتے ہوئے کہا۔ ''میں تمہارے ساتھ بیٹھنا پسند کروں گی۔''

اس شخص نے ڈرائیور کو اشارہ کیا اور اگلے دروازے سے ایک مونچھوں والا شخص برآمد ہوا۔ وہ جینا کے چہرے کی طرف دیکھے بغیر اس کے بیگ کی طرف بڑھا لیکن جینا نے اسے اپنی جانب کرلیا۔ تبھی اس ہینڈسم شخص نے عقبی دروازہ کھولتے ہوئے کہا۔ ''کرسٹوز تمہارا بیگ بحفاظت ڈکی میں رکھ دے گا۔ تم میرے ساتھ بیٹھ جاؤ۔''

جینا نے بحالتِ مجبوری بیگ پر سے اپنی گرفت ڈھیلی کردی۔ جس میں اس کا پاسپورٹ، پسندیدہ گانوں کی سی ڈی اور وہ رقم تھی جو رالف اور اس سے پہلے شاید بدمعاشوں کی ملکیت تھی۔ اس کی مسکراہٹ معدوم ہوگئی جب مونچھوں والا کرسٹوز گاڑی کے عقب میں گیا اور اسے پرس سمیت گاڑی میں دھکیل دیا۔ اندر کافی تنگی تھی۔ جینا نے اپنا ہیٹ اتارا اور نشست پر آرام سے بیٹھ گئی۔ وہ سیاہ شیشوں کے باہر کا منظر دیکھنے کی کوشش کر رہی تھی۔ شہر کی حدود شروع ہوچکی تھیں اور سڑک کے دونوں جانب مکانوں اور درختوں کی قطار نظر آرہی تھی۔ اس نے برابر بیٹھے ہوئے شخص سے کہا۔

''یہیں کہیں اتار دو۔ یہاں سے منزلِ مقصود تک جانے کے لیے ٹیکسی مل جائے گی۔ تمہارا بہت بہت شکریہ۔''

''یہاں سے تمہیں جہازوں کے اڈے تک جانے کے لیے کوئی سواری نہیں ملے گی جینا!''

جینا کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا۔ یہ اجنبی اس کا نام کیسے جانتا ہے جبکہ اس نے کچھ نہیں بتایا تھا۔ وہ اپنے آپ پر قابو پاتے ہوئے بولی۔ ''تمہاری بڑی مہربانی ہوگی۔ اگر تم مجھے یہیں اتار دو۔ میں خود ہی چلی جاؤں گی۔''

اس شخص نے اسے غور سے دیکھا۔ اچانک ہی اس کے چہرے کے تاثرات بدل گئے۔ اب وہ پہلے کی طرح مہربان نظر نہیں آرہا تھا۔

جینا نے آگے بیٹھے ہوئے ڈرائیور سے کہا۔ ''تمہارا شکریہ کرسٹوز۔ یہیں سڑک کے کنارے گاڑی روک دو۔ اگر تم ڈکی کھول سکو تو میں اپنا بیگ نکال لوں۔''

جیسے ہی گاڑی کی رفتار کم ہوئی، اس نے اپنی طرف کا دروازہ کھولا اور باہر آگئی۔ جلدی میں وہ اپنا ہیٹ لینا بھی بھول گئی۔ وہ لڑکھڑاتی ہوئی ڈکی کی طرف بڑھی۔ اسے ڈر تھا کہ کہیں گاڑی دوبارہ نہ چل دے اور اسے ڈکی سے اپنی چیزیں نکالنے کی بھی مہلت نہ ملے لیکن اس کا اندیشہ غلط ثابت ہوا۔ کرسٹوز گاڑی سے باہر آیا اور اس کے برابر میں کھڑا ہوگیا۔ اس نے کی رِنگ میں لگا ہوا ایک بٹن دبایا اور ڈکی کھل گئی۔

اندر جارج رسیوں سے بندھا گٹھڑی بنا ہوا پڑا تھا۔ اس کے منہ میں بھی کپڑا ٹھونس دیا گیا تھا۔ ڈکی کا دروازہ کھلنے سے سورج کی روشنی اندر داخل ہوئی تو اس کی دائیں آنکھ غیر ارادی طور پر جھپکنے لگی جبکہ بائیں آنکھ سوجن کے سبب بند تھی۔ سر کے بالوں سے لے کر ماتھے تک خون جما ہوا تھا اور برابر میں ہی جینا کا بیگ پڑا ہوا تھا۔

جینا کے لبوں پر ایک چیخ آن کر رک گئی۔ اس کے حلق سے گھٹی گھٹی آوازیں نکلنے لگیں۔ اس نے گہری سانس لی اور فرار کا راستہ ڈھونڈنے لگی۔ عین اس وقت کرسٹوز نے اسے پوری قوت سے ڈکی میں دھکیل کر دروازہ بند کردیا۔ کار کی ڈکی میں آوازوں کا شور اس کی سماعت کو متاثر کر رہا تھا۔

www.urdupalace.com

گاڑی کے اندر آرام دہ نشست پر سفر کرتے ہوئے ٹائروں کی چرچراہٹ اور انجن کا شور سنائی نہیں دیتا۔ وہ تنگ جگہ میں جارج کے برابر سکڑ کر بیٹھی ہوئی تھی اور اس کی مڑی ہوئی ٹانگیں جارج کے پہلو سے ٹکرا رہی تھیں۔

اس نے ہیئر پن کی مدد سے جارج کے منہ میں ٹھنسا ہوا کپڑا ڈھیلا کیا۔ اس نے ذہن پر زور دے کر سوچا لیکن اس کے پرس میں کوئی ایسی چیز نہیں تھی جس کی مدد سے جارج کو رسیوں سے آزاد کرایا جا سکے۔ یہاں تک کہ ناخن ہموار کرنے کی ریتی بھی نہیں۔ اس کے منہ پر بندھا ہوا کپڑا کھردرا اور موٹا تھا جسے کھولنے میں جینا کے ناخنوں کے گرد کی کھال پھٹ گئی اور اس کی انگلیوں سے خون رسنے لگا۔ ڈکی کے اندر بالکل تاریکی تھی۔ وہاں روشنی اور ہوا کا گزر نہیں تھا۔ اسے لگا جیسے وہ کسی تابوت میں بند ہے۔ یہ سوچ کر اس کا سر گھومنے لگا اور اس پر بے ہوشی طاری ہونے لگی۔

اس نے تاریکی سے گھبرا کر آنکھیں بند کر لیں اور جان بوجھ کر آہستہ سانس لینے لگی۔ اس نے ریڑھ کی ہڈی سے اٹھنے والے درد کو نظرانداز کر دیا تھا جو اکڑوں بیٹھنے کی وجہ سے ہو رہا تھا پھر اس نے پھیپھڑوں کی پوری قوت سے سانس لیا۔ گو کہ جارج کے منہ سے کپڑا ہٹ چکا تھا لیکن وہ خاموش رہا۔ اسے سانس لینے میں دشواری ہو رہی تھی۔ جینا اس کی جانب جھکی اور اس کی کلائیوں کے گرد بندھی گرہیں کھولنے کی کوشش کرنے لگی۔

کچھ دیر چلنے کے بعد کار اچانک ہی ایک جگہ رک گئی۔ جیسے ہی اس کا انجن بند ہوا تو جینا اپنی جگہ پر منجمد ہو کر رہ گئی۔ اس کی کھوپڑی میں بھنبھناہٹ ہونے لگی اور ہڈیوں میں سنسنی دوڑنے لگی۔ وہ تاریکی میں تیزی سے جارج کی گرہیں کھولنے لگی۔ جیسے ہی ڈکی کا ڈھکنا کھلا سورج کی روشنی اندر آئی اور وہ پلکیں جھپکائے ہوئے سامنے کھڑے ہوئے سیاہ فام کو دیکھنے لگی۔ اس شخص نے جینا کا بازو پکڑ کر اسے ڈکی سے باہر نکالا اور اس کے تمام منصوبے دھرے کے دھرے رہ گئے جو اس نے اپنے دفاع کے لیے سوچے تھے لیکن وہ اتنی جلدی ہار ماننے والی نہیں تھی۔ جیسے ہی اس کے قدم زمین سے لگے، اس نے اپنا بازو گھمایا اور سختی سے مٹھی بھینچ کر پوری قوت سے اس کے منہ پر گھونسا دے مارا۔ یوں لگا کہ جیسے وہ کسی چٹان سے ٹکرا گئی ہو۔ اس کے ہاتھ کی ہڈیاں چیخ کر رہ گئیں اور کلائی سے لے کر کندھے تک درد کی لہر دوڑ گئی۔ اس کا اپنا سر گھومتا ہوا محسوس ہوا۔ کرسٹوز کا ردعمل متوقع تھا۔ گو کہ اس نے اپنی طرف سے ہلکا ہاتھ رسید کیا تھا لیکن اس کا دماغ جھنجھنا اٹھا اور یوں لگا جیسے اس کی آنکھوں کے آگے ستارے جگمگا رہے ہوں۔ وہ لڑکھڑائی اور کرسٹوز کی جانب جھک گئی۔ وہ پیچھے ہٹا تو وہ سڑک پر گر گئی۔ اس نے ایک بار پھر اٹھنے کی کوشش کی تو کرسٹوز نے اسے ٹھوکر مار کر نیچے گرا دیا اور پاؤں اس کے جسم پر رکھ دیا۔ پھر کرسٹوز نے جارج کو بھی ڈکی سے باہر نکالا۔ جینا نے لیٹے لیٹے آنکھیں گھمائیں اور اردگرد کا جائزہ لینے لگی۔ سڑک کے کنارے دور تک پھیلا ہوا گھاس کا وسیع قطعہ تھا جس پر چھوٹے جہاز کے اترنے کے لیے جگہ بنی ہوئی تھی اور وہیں ایک دو نشستوں والا جہاز بھی کھڑا ہوا تھا۔ پھر اس کی نظر ایک سفید رنگ کے دو منزلہ مکان پر گئی جو کیلے کے درختوں سے گھرا ہوا تھا۔

جارج بھی جینا کے برابر میں پڑا ہوا تھا۔ اس کا چہرہ پہلے سے بھی بُری حالت میں تھا۔ جس جگہ سے جینا نے کپڑا ہٹایا تھا وہاں گہری خراشیں نظر آ رہی تھیں اور اس کی سوجی ہوئی آنکھ کے نیچے گومڑا ابھر آیا تھا جبکہ دانتوں پر بھی سرخ دھبے نظر آ رہے تھے۔ جینا کا پرس بھی اس کے ہاتھ کے پاس ہی آن گرا تھا۔ کرسٹوز نے جارج کے ہاتھ کھولنے کی بھی زحمت نہیں کی۔ اس نے اس کا کالر پکڑا اور اسے گھسیٹ کر چلنے لگا۔ دوسرے ہاتھ سے اس نے جینا کا بازو پکڑا اور انہیں گھر میں لے گیا۔

گھر کے اندرونی حصے میں خوشگوار خنکی چھائی ہوئی تھی۔ کرسٹوز انہیں سیڑھیوں کے ذریعے اوپر لے گیا جہاں ایک جوان عورت نے دروازہ کھولا اور انہیں راستہ دینے کے لیے خود ایک طرف ہو گئی۔ اس پر نظر پڑتے ہی جینا کو اندازہ ہو گیا کہ وہ کس قماش کی عورت تھی۔ اس کے جسمانی خطوط ساحل پر موجود کسی بھی مرد کو اپنی جانب متوجہ کر سکتے تھے۔ چہرے اور جسم کے مختلف حصوں پر نظر آنے والے نشانات اس کی شب بسری کی داستان بیان کر رہے تھے۔

وہ لڑکی کمرے کے وسط میں رکھی ہوئی ایک بڑی میز کی جانب گئی جو قدیم دور کی یاد دلا رہی تھی۔ جیسے ہی وہ میز کے قریب پہنچی، وہ ہینڈسم شخص میز کے پیچھے سے برآمد ہوا اور اس نے لڑکی کی کمر.... پر ہاتھ مارا۔ یہ وہی حرکت تھی جو رالف اور دوسرے مرد جینا کے ساتھ کرتے تھے۔ اس شخص نے کرسٹوز کو دیکھا جو جارج کو گھسیٹتا ہوا اس کے پاس لایا تھا۔ اس کے ہاتھ ابھی تک پشت سے بندھے ہوئے تھے اور وہ دونوں مردوں کے مقابلے میں بہت چھوٹا لگ رہا تھا۔

"رقم کہاں ہے؟" اس آدمی نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ اس میز پر ہر چیز صاف ستھری اور قرینے سے رکھی ہوئی

www.urdupalace.com

تھی۔ جینا نے اس لڑکی کی طرف دیکھا جو دیوار کے ساتھ رکھے ہوئے صوفے پر بیٹھ گئی تھی۔ اس نے مناسب لباس پہننے کے بجائے اپنے جسم کو ایک بڑے کپڑے سے لپیٹ رکھا تھا اور اس کے نیچے بکنی پہن رکھی تھی۔ جینا سمجھ گئی کہ وہ ان کی مستقل ساتھی نہیں ہے بلکہ عارضی طور پر اس کی دل بستگی کا سامان کرنے آئی ہوئی تھی۔

وہ شخص کھڑا ہو گیا۔ اس نے میز پر رکھا ہوا فولڈر کھولا اور اس میں سے کچھ تصویریں نکال کر پھینکتے ہوئے بولا۔

''میں نے پوچھا کہ رقم کہاں ہے؟''

ان میں سے ایک تصویر جینا کے پیروں کے پاس آن گری جو کسی طاقت ور کیمرے کے ذریعے ساحل سے کھینچی گئی تھی اور بڑی واضح تھی۔ اسے اپنے آپ کو پہچاننے میں کوئی وقت محسوس نہیں ہوئی۔ وہ رالف کی کشتی کے عرشے پر لیٹی سن باتھ لے رہی تھی۔ دوسری تصویر اس سے ایک ہاتھ کے فاصلے پر تھی جس میں رالف بیئر کا ٹن ہاتھ میں پکڑے جارج سے باتیں کر رہا تھا اور تیسری تصویر میں جینا کشتی کا اسٹیئرنگ سنبھالے ہوئے اپنے چہرے پر سے بال ہٹا رہی تھی۔

اس شخص نے ایک جھٹکے سے میز کی دراز کھول کر اس میں سے ایک پستول نکالا اور اتنی زور سے دراز بند کی کہ جینا بھی اپنی جگہ پر اچھل پڑی۔ ایک لمحے کے لیے اسے یوں لگا جیسے پستول کی گولی اس کے سر میں گھس گئی ہے۔ جیسے ہی وہ شخص میز سے باہر آیا، کرسٹوز نے جینا کو اس کی طرف دھکیل دیا۔ وہ لڑکھڑائی اور آدھے راستے میں ہی رک گئی۔ اس کے بازو میں سوئیاں چبھ رہی تھیں جس جگہ سے کرسٹوز نے اسے پکڑا تھا وہاں خون کی گردش رک گئی تھی۔ اس نے بازو کو دو تین جھٹکے دے کر اسے بحال کرنے کی کوشش کی۔

وہ شخص قدم بڑھاتا ہوا جینا کے قریب آ گیا۔ اتنا قریب کہ وہ اس کے لباس سے اٹھنے والی مہک بہ آسانی محسوس کر سکتی تھی۔ وہ اب بھی اسے پُرکشش لگ رہا تھا لیکن پہلے جیسا نہیں۔ شاید اس لیے کہ اپنی رقم کو پانے کے لیے وہ تشدد پر اتر آیا تھا۔ اس نے جینا پر جھکتے ہوئے نرم آواز میں کہا۔

''میری رقم کہاں ہے۔ اگر پوری نہیں تو اس کا کچھ حصہ۔ جس کے بارے میں تم کچھ جانتی ہو؟''

جینا کہنے والی تھی کہ مجھے تمہاری رقم کے بارے میں کچھ معلوم نہیں پھر اسے یاد آیا کہ اس کے بیگ کی تہ میں ان نوٹوں کے بنڈل موجود ہیں جو اس نے رالف کی گٹھڑی سے نکالے تھے اور یقیناً اس نے یہ رقم ان بدمعاشوں سے ہتھیائی ہو گی۔ اس خیال کے آتے ہی اس نے بیگ کو مضبوطی سے پکڑ کر اپنے کولھے کے پیچھے کر لیا۔ عین اس وقت جب تمام نظریں جینا پر مرکوز تھیں، اچانک ہی جارج، کرسٹوز پر جھپٹ پڑا۔ گو کہ اس کے ٹخنے بندھے ہوئے تھے اور وہ لمبی چھلانگ نہیں لگا سکتا تھا لیکن اس کی یہ حرکت کرسٹوز کا توازن بگاڑنے کے لیے کافی تھی۔ وہ ایک گیند کے مانند اس سے جا ٹکرایا جبکہ دونوں کی جسامت میں نمایاں فرق تھا۔ کرسٹوز اور جارج کھلی ہوئی کھڑکی سے باہر جا گرے۔ انہوں نے ایک دوسرے کو اس طرح پکڑ رکھا تھا جیسے پرانی فلموں میں ہم رقص ایک دوسرے کو تھامے رہتے ہیں۔ جینا ان کے راستے میں تھی اس لیے اس کے کندھے کو بھی جھٹکا لگا اور وہ ہینڈسم شخص کے بازوؤں میں جا گری۔ اس کے پستول کی نال جینا کے پیٹ سے ٹکرا رہی تھی اور وہ اس کی چبھن محسوس کر سکتی تھی۔ اس نے بے اختیار اسے پکڑ لیا اور ڈگمگاتے ہوئے اس سے دور ہو گئی۔ ہینڈسم آدمی حیران ہو کر اسے دیکھنے لگا پھر اس کے چہرے پر غصے کے آثار نمودار ہوئے لیکن فوراً ہی اس کی جگہ ایک پُرسکون مسکراہٹ نے لے لی۔ جینا نے پستول دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر اس کی نال کا رخ اس آدمی کی جانب کیا۔ اس کے زخمی جوڑ بری طرح دکھ رہے تھے اور جب اس نے مضبوطی سے پستول کا دستہ پکڑا تو اس کی انگلیاں کانپنے لگیں۔ اسے تو یہ بھی معلوم نہیں تھا کہ اس نے پستول صحیح پکڑا ہوا ہے۔ بے شک وہ ٹیکساس میں پلی بڑھی تھی جو جرائم پیشہ لوگوں کی آماجگاہ ہے لیکن ساتھ ہی وہ ایک شہری لڑکی بھی تھی اور اس نے صرف فلموں میں ہی ہتھیاروں کا استعمال دیکھا تھا۔

جیسے ہی جینا نے پستول اوپر اٹھایا تو کاؤچ پر بیٹھی ہوئی لڑکی بھی اپنی جگہ سے اچھل پڑی۔ اس کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں اور ان میں خوف اتر آیا۔ ہینڈسم شخص نے اپنے خالی ہاتھ پھیلا دیے اور گڑگڑاتے ہوئے بولا۔

''دیکھو، پیسوں کی فکر کرو۔ میں سمجھ گیا۔ تم اس رقم کے بارے میں کچھ نہیں جانتیں۔ کوئی بات نہیں ہم اپنا کام جاری رکھیں گے۔ تم اس شخص کو تلاش کرنے میں میری مدد کرو گی جو میرے پیسے لے کر بھاگ گیا ہے۔ ممکن ہے کہ میں تمہارے لیے کچھ اچھا کر سکوں۔ ایک عمدہ اپارٹمنٹ، قیمتی ملبوسات اور بہت سی اچھی چیزیں وغیرہ وغیرہ......''

وہ دبک کر چلتا ہوا جینا کے قریب آیا اور آگے بڑھ کر پستول جھپٹنے کی کوشش کی، جینا گھبرا کر پیچھے ہٹی۔ اس کا ارادہ

www.urdupalace.com

ٹریگر دبانے کا نہیں تھا بلکہ اسے تو یہ بھی یقین نہیں تھا کہ اس کی انگلیاں صحیح جگہ پر ہیں لیکن اچانک ہی گولی چل گئی اور اس کے زخمی بازو میں درد کی لہر دوڑ گئی۔ اس کے کان بجنے لگے اور اس کے منہ کا ذائقہ بدمزہ ہو گیا جیسے اس نے اپنے منہ میں قلعی اترا ہوا پرانا چمچہ رکھ لیا ہو۔

وہ ایک بار پیچھے کی طرف ہٹی اور دیوار سے ٹیک لگا کر پستول کو سیدھا کر کے اس کی نال کا رخ جھکے ہوئے ہینڈسم شخص کی جانب کر دیا۔ جس کی ران پر گھٹنے اور کولھے کے درمیان سرخ رنگ کا دھبا نمودار ہو گیا تھا۔ جینا سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ یہ خون اس کی چلائی ہوئی گولی سے ہوا ہے اور اس نے ایک شخص کو زخمی کر دیا ہے۔ جیسے ہی وہ سیدھا ہوا۔ کاؤچ پر بیٹھی ہوئی لڑکی تیزی سے اس کے پاس پہنچی اور اس نے اپنا بازو اس کی گردن میں ڈال کر اسے سہارا دینا چاہا لیکن وہ غرایا اور مکا لہراتے ہوئے اسے میز کی طرف دھکیل دیا۔ لڑکی کا سر میز سے ٹکرایا اور ایسی آواز پیدا ہوئی کہ جینا کو لگا جیسے گولی دوبارہ چل گئی ہو۔

زخمی شخص دونوں بازو پھیلائے جینا کی طرف بڑھنے لگا۔ اس کے ہاتھ حرکت میں آئے اور آنکھوں کے آگے دھند چھانے لگی۔ اسے یقین نہیں تھا کہ وہ جان بوجھ کر دوبارہ ٹریگر دبا سکے گی اور یہ بھی نہیں جانتی تھی کہ اس بار گولی پہلے کے مقابلے میں اوپر کی جانب اس آدمی کے سینے یا چہرے کے درمیان پیوست ہو جائے گی۔ بعد میں ساری زندگی وہ یہ بھی نہ جان پائے گی کہ اس نے ٹریگر دبایا تھا یا نہیں لیکن آخری لمحہ آنے سے پہلے وہ شخص اپنی جگہ رک گیا۔ جیسے جم کر رہ گیا ہو پھر وہ آہستہ سے لہرایا اور فرش پر گر پڑا۔

پستول ہاتھ میں پکڑے جینا لاش کے پاس سے گزرتی ہوئی کھڑکی تک آئی اور باہر جھانک کر دیکھا۔ پہلے اس کی نظر کرسٹوز پر گئی۔ وہ لوہے کے بنے ہوئے بہت بڑے خشک مصالحوں کے ریک پر جا کر گرا تھا جس کی وجہ سے زمین پر چاروں طرف دار چینی، جائفل اور جاوتری کے ٹکڑے بکھر گئے تھے۔ اس کی کمر لوہے کے فریم میں پھنس گئی تھی اور وہ آدھا مڑ گیا تھا جیسے کسی نے اس کا سوٹ خشک ہونے کے لیے لٹکایا ہو۔ اس کے مقابلے میں جارج زیادہ خوش قسمت رہا۔ وہ قریب ہی گھاس پر اکڑوں بیٹھا ہوا تھا اور اس کے پیروں کے نزدیک ہی ایک مرغی ٹہل رہی تھی۔ اس نے جینا کو دیکھا جس نے ہاتھ میں پستول پکڑا ہوا تھا۔ پہلے وہ تھوڑا ہچکچایا پھر اسے ہاتھ سے اشارہ کیا۔ اس نے بھی جواب میں اشارہ کیا تو جارج نے اپنا سر ہلا دیا اور قہقہے لگانے لگا۔ جینا نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہ لڑکی مرے ہوئے آدمی کی جیبوں سے نقدی نکال کر اپنی جیب میں ٹھونس رہی تھی۔ اس نے جینا سے کہا۔ ”بہتر ہے کہ تم یہاں سے چلی جاؤ۔ اس کے آدمی یہاں پہنچنے والے ہوں گے۔“

جینا نے تائید میں سر ہلایا۔ جیسے اس کا شکریہ ادا کر رہی ہو پھر اس نے اپنا پرس اٹھایا اور ہچکچاتے ہوئے پستول اس میں رکھ لیا۔ جارج برآمدے کے آخری سرے پر اس کا انتظار کر رہا تھا۔ انہوں نے ایک دوسرے کا حال دریافت کیے بغیر وسیع لان عبور کیا۔ جارج کے چلنے کی رفتار سست تھی۔ شاید نیچے گرنے سے اسے چوٹ آئی تھی۔ اس نے ایک آنکھ چندھی کر کے ایئر فیلڈ کی طرف دیکھا جہاں آخری کنارے پر ایک جہاز کھڑا ہوا تھا۔

”اس طرح کے جہازوں کو اسٹارٹ کرنے کے لیے چابی کی ضرورت نہیں ہوتی۔“ جارج نے کہا۔ ”یا پھر چابی جہاز کے اندر ہی موجود ہو گی۔ یہ چھوٹا سا جہاز بہت عمدہ ہے اور اسے اڑانا بھی آسان ہے۔ اس میں غالباً اتنا فیول تو ہو گا جو ہمیں دوسرے جزیرے تک لے جائے۔ وہاں کے اڈے پر میرا ایک دوست ہے جو ہمیں کسی مشکل کے بغیر اترنے کی اجازت دے دے گا۔“

جینا نے اپنے زخمی بازو پر انگلی رکھی اور مسکراتے ہوئے بولی۔ ”مجھے یقین ہے کہ وہ ایسا ہی کرے گا مسٹر جارج۔“ پھر اپنی پسندیدہ گلوکارہ کے گانے کے بول گنگنانے لگی۔ ”میں دنیا کو اپنی انگلیوں پر نچاتی ہوں۔“

جارج نے اسے غور سے دیکھا اور بولا۔ ”میرا خیال ہے کہ تم میری سوچ سے کچھ زیادہ ہی ہوشیار ہو معصوم لڑکی۔ اس سے بھی کچھ زیادہ جتنا میں نے تم پر اعتبار کیا تھا۔“

جینا کو اپنے کولھے پر پستول کا وزن محسوس ہونے لگا۔ بیگ میں رکھے سامان کے ساتھ یہ ایک نامانوس شے تھی۔ اس نے پستول نکالتے ہوئے کہا۔ ”تمہارا اندازہ درست ہے مسٹر جارج۔ اب میں کسی پر اعتبار نہیں کر سکتی۔ اس راز کو یہیں دفن ہو جانا چاہیے۔“

یہ کہہ کر اس نے پستول کی نال سیدھی کی۔ اس بار نشانہ لینے میں اس سے کوئی غلطی نہیں ہوئی۔ جارج کو سنبھلنے کا موقع ہی نہ ملا اور وہ زمین پر ڈھیر ہو گیا۔ جینا نے پستول کے دستے پر سے انگلیوں کے نشان صاف کیے اور اسے دوبارہ پرس میں رکھ لیا۔ وہ دوسرے جزیرے پر جا کر بھی اس سے جان چھڑا سکتی تھی۔ پھر وہ خراماں خراماں جہاز کی طرف چل دی۔

www.urdupalace.com

Advertisement at Urdu Palace

Are you looking for an affordable website to advertise your business?

Urdu Palace offers lowest rates for all advertisers.

For Advertisement of your brand or business on our website call us or contact through

Whatsapp on following numbers:+92-348-8709449,+92-303-5110135

www.urdupalace.com